

مغربی افریقیہ میں فلاںیوں کے اصلاحی تحریکات



ڈاکٹر مصطفیٰ محمد مسعود، اسٹنٹ پروفیسر جامعہ اسلامیہ ام درمان سودان

اردو ترجمہ: محمود احمد غازی

مسلمانوں سے جنگ کرنے اور ان کو غلام بنانے کی ممانعت نہ اور اس طرح کے بہت سے امور کی تشریع کی ہے۔ اس یادداشت کا حقیقتی درجہ ذیل ہے:-

سودانیوں اور دیگران بھائیوں کے لئے جنہیں اللہ چاہے ایک یادداشت

بسم اللہ الرحمن الرحيم وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وسلم تسیلماً
تمام تحریفیں اسی خدائے بزرگ دبرتر کے لئے خاص ہیں جس نے ہم کو ایمان و اسلام کی فتویٰ سے نوازنا اور سیدنا و
مولانا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح فرمایا کہ ہمیں ہدایتِ حق تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر درود وسلام نازل فرمائے۔
اما بعد یہ امیر المؤمنین عثمان بن فوادی کی طرف سستامان اپنی سودان اور دوسرے علاقوں کے بھائیوں کے نام
ایک یادداشت ہے یہ یادداشت اس زمانی میں نہایت مفید ہوگی۔ خدا کی توفیقی سے میں کہتا ہوں کہ
اسے میرے بھائیوں اب جان لو کہ من درجہ ذیل جملہ امور کی فرضیت اجماع سے ثابت ہے۔

- ۱ - امر بالمعروف
- ۲ - نهی عن المُنکر
- ۳ - دار المُکفر سے ہجرت کرنا
- ۴ - مسلمانوں سے موالات قائم رکھنا۔
- ۵ - امیر کا قعْتَر رکرنا۔

۱۔ امیر المؤمنین اور اس کے نائبی کی فرمائی واری کرنا۔

۲۔ جہاد

۳۔ مختلف علاقوں میں امراء کا تقرر۔

۴۔ قاضیوں کا تقرر۔

۵۔ قاضیوں کا حکام شرع جاری کرنا۔

۶۔ کسی علاقت کی حکومت ویبی ہی سمجھی جائے گی جیسا وہاں کا بادشاہ ہے۔ اگر وہ مسلمان ہے تو وہ ملک بھی دارالاسلام سمجھا جائیگا۔ لیکن اگر بادشاہ را باب اختیار کافر ہے تو ملک بھی دارالکفر سمجھا جائے گا اور وہاں سے ہجرت کرنا فرض ہو گا۔

۷۔ جو کافر بادشاہ لا الہ الا اللہ کا سر سے نہ کار کرنا ہو اس سے جنگ کرنا۔

۸۔ ایسے بادشاہ سے بزر و حکومت چھین لینا۔

۹۔ اُس کافر بادشاہ سے جنگ کرنا جو نہ اسلام کو چھوڑے اور نہ ملکی روایت کی وجہ سے لا الہ الا اللہ ہی کا اقتدار کرے۔

۱۰۔ ایسے بادشاہ سے بزر و حکومت چھین لینا۔

۱۱۔ اُس مرتد بادشاہ سے جنگ کرنا جو دین اسلام سے نکل کر دین کفر میں داخل ہو گیا ہو۔

۱۲۔ ایسے بادشاہ سے حکومت چھین لینا۔

۱۳۔ اُس مرتد بادشاہ سے جنگ کرنا جو اسلام کا عذر کرنے کے باوجود اعمال اسلام اور اعمال کفر کو آپس میں خلط ملط کر دے۔ جیسے ہر سارے اکثر بادشاہ۔

۱۴۔ ایسے بادشاہ سے حکومت چھین لینا۔

۱۵۔ ایسے بے لگام مسلمازوں سے جنگ کرنا جو دعوت بیعت کے باوجود کسی امیر کی بیعت نہ کریں۔

یہاں تک کہ وہ لوگ بیعت میں داخل ہو جائیں۔

(مندرجہ ذیل یہ امور ممکنہ ہیں اور ان کی ممانعت اجماع سے ثابت ہے)

۱۶۔ نئے نئے کاموں کے کرنے کی وجہ سے مسلمانوں کو کافر قرار دینا۔

۱۷۔ مسلمانوں کے انتخاب کی وجہ سے مسلمانوں کی تکفیر کرنا۔

- ۲۳۔ دارالحرب میں رہائش اختیار کر لینا۔
- ۲۴۔ امیر المؤمنین یا اس کے کسی نائب سے بیعت نہ کرنا۔
- ۲۵۔ دادا الاسلام میں رہنے والے مسلمانوں سے جنگ کرنا۔
- ۲۶۔ ان کے اموال کو ناجائز طور پر کھا جانا۔
- ۲۷۔ آزاد مسلمانوں کو دارالحرب میں ہوئی یا دارالاسلام میں غلام بنانا۔
- ۲۸۔ اجازت یا کروار الاسلام میں آنے والے کفار سے جنگ کرنا۔
- ۲۹۔ ان کے اموال کو ناجائز طور پر کھا جانا۔
- ۳۰۔ آزاد مسلمانوں کو غلام بنانا۔
- [مزید بہ آئی جان لیجئے کہ]
- ۳۱۔ مرتدیوں کی جماعت سے جنگ کرنا واجب ہے۔
- ۳۲۔ مرتدیوں کے اموال فیہیں۔
- ۳۳۔ مرتدیوں کو غلام بنانے کے باسے میں دو قول ہیں، قول مشبوہ یہ ہے کہ جائز نہیں، لیکن کسی ایسے حاکم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے جو جواز کا قائل ہو اگر کوئی شخص اس میں حصہ لے تو نجٹہ کار نہیں ہو گا۔
- ۳۴۔ جنگ جماعت سے لڑنا واجب ہے۔
- ۳۵۔ ان کے اموال فیہیں۔
- ۳۶۔ ان کو غلام بنانا حرام ہے۔
- ۳۷۔ یا غیوں سے جنگ کرنا واجب ہے۔
- ۳۸۔ ان کے اموال ناجائز طور پر کھانا حرام ہے۔
- ۳۹۔ ان کو غلام بنانا حرام ہے۔
- ۴۰۔ ان لوگوں کے تھبیاروں کو انہی کے خلاف استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن بعد میں انہی کو والپ کر دیئے جائیں۔
- ۴۱۔ دارالحرب میں رہنے والے مسلمانوں کے اموال کے باسے میں دو قول ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ ان کا استعمال جائز ہے۔

یہاں اپل سودان اور وہ وہرے بھائیوں کے نام سے یاد و اشت تام ہوئی جو محمد الحکم المتن مصلحت و مصلما على المصطفی من نسی عدنان و علی اللہ و احمد و الحمد و جمیع اہل الایمان الحمد للہ رب العالمین۔

کتبہ محمد سعید ابغا امیر دور حکم اسحاق

بعض معتقد رہا بع مسلمان محققین کی رائے ہے کہ یہ بجاہ اہم تحریک اسلام کو لائق ہونے والی آلاتوں سے پاک کرنے اور افریقیہ کے اس حصہ میں اسلام پھیلانے کی انتہائی پڑھلوں کو ششی تھی اسکے چنانچہ فلانی یورپ یا میں اسلام پھیلانے، الوران کی اسلامی ریاست قائم کرنے اور اس کو سکوت کے امیر المؤمنین کے ذری فرمان کرنے میں کامیاب ہو گئے دلکھ،

الغرض شماںی ناجیہر یا میں اسلام کی بنیادی مصوبہ طریقہ کرنے میں اس اصلاحی تحریک کا بڑا اثر تھا جس کی وجہ سے شمالی ناجیہر یا میں ایک ایسی اسلامی سلطنت قائم ہوئی تھی جو اپنے سیاسی نظاموں اور دینی و اجتماعی زندگی میں اپنی بہت سی اور وہ پر قائم تھی جو شیخ عثمان بن فودی نے مقرر کی تھیں جو حکامہ شرعیہ سے مطابقت رکھتی تھیں۔

۱۸۷۳ء میں شیخ عثمان بن فودی کے صاحبوں نے محمد بلوکی کو فاتح کے بعد ان کے صاحبوں کے ایک یونیورسٹی کے جانشین ہوئے، انہی کی اولاد امیرالمسلمین کے لقب سے اب تک سکوت کے تحت حکومت کی وارث چلی آ رہی ہے۔ اس اصلاحی تحریک کا ارشادی ناجیہر یا میں ہوسا کے علاقوں تک ہی محمد و دہنیں رہا بلکہ بہت دُور دُور تک پھیلا اور اس نے مغرب میں فوتا توہر اور فوتا جا لون تک کے علاقوں کو اپنی پدیت میں لے لیا۔

ایسیوں صدمی میں مغربی سودان کا بڑا حصہ جو ہوسا کے علاقوں پر مشتمل تھا چار الگ الگ حکومتوں میں بیانی تھا۔ یہ حکومتیں مغرب سے مشرق تک فوتانی تک ور، کارتما، سیغوا اور ماسنہ تھیں۔

سیغوا اور کارتما کی بُت پرست دریا تیں متصوبیں صدمی میں بیمارا (بیناير) کے ہاتھوں قائم ہوئیں۔ یہ لوگ ماندی زبان بولتے تھے، انہوں نے تنبکت کے پاشاؤں پر جزیہ عائد کرنے میں کامیابی حاصل کر لی۔ سینگال اور نجیر کے درمیان ماسنہ کے علاقے میں چودھوی صدمی ہی سے ماند بھوکے کا شکاریں

۳۰۔ حن احمد محمد، نفس المهددر، ص ۲۹۲-۲۸۹۔

ALLAN BURN : OP CIT

FAGE.J.D. OP CIT.P. 146

۳۱۔

۳۲۔

میں فلاںیوں کے چودا ہوں کے ایک گروہ نے رہائش اختیار کر لی، فلاںیوں کی یہ جماعت ماندجوں سے علیحدہ ایک طبقہ کے طور پر باقی رہی، یہ لوگ یہکے بعد دیگر سے مالی کے اباظہ، منفی کے اساکی اور تنبیث کے شامل کے قبضہ کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے سرداروں کے جن کو دیا لو کہا جاتا تھا ازیر فرمان بھی رہتے تھے۔

۱۷۳ء میں وہ سیغیر کے بُت پرست بیابر بادشاہوں کے زیر نگین ہو گئے (۱۷۳ء)

ماستریں رہتے والے فلاںیوں کا ٹراحتہ اور ماندجو قبیلہ بُت پرست تھا۔ فلاںیوں کی بہت تھوڑی تعداد ایسی تھی جس نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ماستر کے ملاتے میں چھلی ہوئی فلاںیوں کی اس شاخ کے لئے مقدمہ ہو چکا تھا کہ مسلم معاشر کی رہنمائی اور اسلامی روایات کی اشاعت کا کام کرنے کے لئے ایک جدید اصلاحی تحریک کی ابتداء کریں۔ اس جدید اصلاحی تحریک کی قیادت احمد ولوب رلت کر رہے تھے۔

احمد ولوب نے ایک مسلمان گھرانے میں پرورش پائی۔ سن رشد کو پہنچنے پر وہ کتنی چلے گئے جہاں انھوں نے مقامی علماء و فقہاء سے تفسیر اور رفقہ کا درس لیا۔ دینی تعلیم تھم کرنے کے بعد ان کے ذمہ میں ماستریں پائی جانیوالی خرافات و بدعتات کو تھم کر دینے اور بُت پرستی سے جنگ کرنے کی فکر پیدا ہوئی۔ چنانچہ جب ہوسا میں شیخ عثمان بن فودی کے زیر قیادت اصلاحی تحریک پر شروع ہوئی تو انھوں نے اس کی دعوت پر لیتیک کہا اور ہوسا جاکر بھاد میں شرکت کرتے رہتے ما انکے مصلح اعظم شیخ عثمان بن فودی کی آرز و میں پہلے آئیں۔

بعد ازاں احمد ولوب طعن لوث آئے اور طریقہ کار میں ذرا سی تبدیلی کے ساتھ وہی کام شروع کیا جو شیخ عثمان بن فودی نے ہوسا میں کیا تھا (۱۷۴ء)۔ احمد ولوب نے اصلاح کے لئے ایک اور طریقہ کا داد۔ طریقہ ہندویت — اختیار کیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وہ جہدی منتظر ہیں اور عنایت خداوندی سے بُت پرستی کے خلاف جنگ کرنے اور مسلم معاشرہ کو بُرا سیوں سے بچات دلانے کے لئے بھیج گئے ہیں جسے میں اُن کی دعوت کو ڈال فروغ حاصل ہوا، فلاںیوں نے بھی اس میں اپنی سرطانی کا موقع پا کر اسے قبول کر لیا (۱۷۵ء)۔ ماستریں فلاںیوں کے بادشاہ اور جنی میں رہا کے لیڈر کے ہاتھوں احمد ولوب، ان کے تلامذہ اور مریضین پر

ڈھانے والے مظاہم اس تحریک اور اس کے بانی کی طرف فلانیوں کی توجہ اور ہمدردی میں احتفاظ کا سبب بن گئے۔ اس سے شاہزادن سخت پر لشیان ہوا اور تحریک کا قلع قمع کردہ افسوس کے لئے اس نے سیغور کے باوشاہ سے درود طلب کی۔ احمد ولوبونے بھی جہاد کا اعلان کر دیا۔ دشمن کی کثرت تعداد کے باوجود انہوں نے ۱۸۰۴ء میں شاذ ارشت حامل کی اور پہلی مرتبہ ماسنہ کو سیغور کے بنابر باوشاہوں کے قیضے سے آزاد کر کے ایک اسلامی ریاست کی بناؤالی بتوںبکت سے ولٹا کی بلند پیٹ مکھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے اپنے لئے ام المؤمنین کا لقب اختیار کیا۔ اور گھنی کے قریب محمد اللہ نام کا ایک شہر آباد کر کے اسے اپنا دار الحکومت بنایا۔ ۱۸۰۷ء۔ جب احمد ولوبونے ماسنکی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو فلانیوں اور بنابر اور بوز و تباہل کی بڑی تعداد اور بست تھی۔ ان سب نے ان کے دو بر عکومت میں اسلام قبول کر لیا اور فرقہ اسلام کو بجا لانے کی تعلیم حاصل کی، احمد ولوبونے دینی شعائر کی وحدت و مہماں ہائی کیلئے علماء گھنی کے درمیان پیدا ہنسے والے اختلافات کا حل کرنے کی جدوجہد کی۔ اور چھوٹی چھوٹی مساجد ختم کر کے ایک بڑی جامع مسجد قائم کی۔ ۱۸۰۹ء نظم حکومت کے لئے احمد ولوبونے عالمی، مالیاتی اور انتظامی شعبوں میں قدیم اسلامی رواج کو جاری رکھا۔ ۱۸۱۲ء میں احمد ولوبونے کے نتقال کے بعد ان کا بیٹا احمد شخوان کا جاہشین ہوا۔ لیکن اس کی عزیزیا درہ نہ ہوئی اور وہ ۱۸۱۴ء میں پل بسا۔ اب فتاویں کا میں رہنے والی فلانیوں کی ایک اور شاخ کے ہاتھوں فام کی جانے والی ایک جدید اصلاحی تحریک کا مرکز بنا۔

فتاویں کا میرے مغربی علاقوں میں سودان کی چھنپی مملکت۔ مملکت فوتا۔ کاصدر مقام تھا، یہ ریاست تکرور کی قدیم ریاست ہی کی جا نہیں تھی۔ اس کے اہلی باشندے تکرور کے رہنے والے تھے، فلانی قوم کا اصل وطن یہی فتوافتھا یہیں سے یہ لوگ مکرر یوں کی صورت میں بکل بکل کوشش کی طرف جاتے رہے یہاں تک کہ ہوسائیں جا پہنچے۔ مشہور یہ ہے کہ تکرور میں اسلام مرتضیٰ کے عہد میں ہی پہنچ کیا تھا۔ تکرور یوں

کو اسلام سمجھنے اور اسلامی احکام و شعائر کی پابندی کرنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اسی ماحول میں نگر دریوں کی چلانی ہوئی تیری اصلاحی تحریک شیخ عمر بن سعید الفونی کی قیادت میں شروع ہوئی (۱۵۵)۔

عمر بن سعید^{رض} کے لگ بھگ بینکال کے علاقے فوتاور کے قریب ایک کاؤنٹی ملوا ریس پیدا ہوئے۔ ان کے والد نے دینی طرز پر ان کی تربیت کی اور انہیں قرآن مجید حفظ کرایا تین سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے وہ اسلامی علوم میں خوب ماہر ہو گئے۔ ۱۸۲۱ء میں فریضہ حج کی اوسیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر چاضر کی دینے کی نیت سے انہوں نے جماز کا سفر کیا۔ وہاں ان کی ملاقات شیخ احمد التجیانی کے ایک خلیفہ سیدی محمد الغانی سے ہوئی۔ حاجی عمر بن سعید تین سال تک ان کے ساتھ رہے اور اذکار و ادعیہ اور اسرار الدین ماحل کرتے رہے سیدی محمد الغانی نے ان کو طریقہ تیجانیہ میں داخل کر لیا اور اشد تعالیٰ کی چہرائی سے ان کو مغربی سودان میں اپنا خلیفہ بن کریم بنت گانی خدا کو خدا کی طرف بلانے کا حکم دیا۔ ملن والی جانت ہوئے حاجی عمر صریحی آئے اور بہت سے مصری و شامی علماء سے ملاقات کی۔ پھر بر فوجانتے ہوئے ۱۸۳۷ء میں ملکوت وہنجک پانچ سال ایم المولیین محمد بلوکہ نہیں رہے۔ بد نوی بزرگوں میں دوستی اور اخوت کے مقابلہ میں مغلبوط رشتے قائم ہو گئے۔ سُسْسَر الی رشّتہ داری قائم ہو جانے سے یہ دو قوی ایک دوسرے کے او قریب ہاگئے۔ حاجی عمر نے شیخ محمد بلوکی صاحبزادی سے شادی کی۔ اس طرح ان دووں نے ایک دوسرے سے گھر اثر قبول کیا۔ حاجی عمر شیخ محمد بلوکو طریقہ تیجانیہ میں داخل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ حاجی عمر نے بھی شیخ محمد بلوکو اور ان کے والد شیخ عثمان بن فردی کی تصانیف کا مطالعہ کیا۔ اور ان تصانیف میں بیان کردہ اصولوں سے بہت متاثر ہوئے۔ خصوصاً اس حصہ سے جو جہاد کے مختلف ماحل، ناالاسلام اور دالمحارب قرآن کریم نے اور ان لوگوں کی اقسام بتانے میں جو اسلام قبیل کر کے کفر کا مظہر رکھتے ہیں اور ان لوگوں سے جنگ کرنے کے جوان کی تفصیلات پرشیل ہے۔ یہ تمام آگے چل کر شروع کی جانے والی اصلاحی تحریکی میں نظر ہوئے۔ اصلاح کے ان تمام اصولوں سے کامل واقعیت ماحل کر لینے کے بعد حاجی عمر اپنے وطن فوتا وابس پچھے گئے اور

دو سال شہر کھن بن غیم رہ کر وہاں کو مسلمانوں کو عظوظ دش کرنے۔ انہیں نزاب و نشت کو ضبوطی سے قائم لینے کی دعوت دیئے اور بُت پرستوں کو قبولِ اسلام کی طرف بلانے میں مصروف رہے۔ بعدیں وہ فوتا جالوں چلے گئے اور روحانی راست و عبادت و رجہا کی تربیت کے نئے ایک خالقہ قائم کی ۷۴ میتھعن دمریدن کثرت سے ان کی خدمت میں آئے شروع ہوئے۔ طلبہ بھی سفر کر کے ان کی خدمت میں حاضر ہوئے لگے ۷۵ شمسی میں حاجی عمری کی قوت اسی قدر پڑھ گئی کہ تکروں کی حکمت کو شدید حظر پیدا ہگی۔ امیر تکروں اس کی طرفی ہوئی طاقت اور سیر المیون سے انہیں اسلحوں ملنے کے باعث علاویہ ان کی مخالفت کرنے لگا۔

حاجی مکروہ اس سے ہجرت کا اعلان کر کے اتنے ہی خاندان اور مددگاروں کو لیکر ذگانی نامی مقام کی طرف چلے گئے جہاں انہوں نے یک ضبوط طاعنہ اور اس علاقت کی پہلی مسجد تعمیر کر کے مسلمانوں کو تسلیم بالشرعيت اور بت پرستوں کو قبولِ اسلام کی دعوت و باشروع کر دی۔ فرقہ بنی رَسْلَمَانَ اور رکھار، کی بڑی تعداد انکی گرد ہو گئی تھی، بعد ازاں حاجی عمری کے ۷۶ پرست مُلُکوں کے خلاف اعلان جہاد کر کے بُت پرستی کے مرکز کا رہنمی بنیز حکمت کے مذکور حملہ کی اسناد کر دی ۷۷ میں اس حکومت کو تکست دیکھ مونیا اور کوئی کاری یا رسالتِ حامل کر لیا۔ اور تو وکاپا ہمیڈ کو اور سنالبا اس طرح پورٹلک میں کامیاب ہو گیا۔ سنار کے چند زعماء اسلام قبول کرنے کے لئے اُن کے باس حاضر ہوئے آپ نے یہیں ان سے لفڑ کا شعار دُو کرایا اور پھر کلمہ شہادت پڑھوانے کے بعد ہنپی اسلامی شعائر خلبار کرایا۔ انہوں نے اپنے ساخنیوں کو اسلامی نظام قائم کرنے کے لئے مختلف دیہات میں پیغام دیا۔ ۷۸

بعد ازاں حاجی عمری نے سینوکی بُت پرست حکومت پر متحدة فوج کتی کرنسے کی غرض سے ماسنے میں فلسفی حکومت کی امانت حاصل کر لئی بھی کوشش کی، لیکن حب ماسن کے امیر احمد بن حمد نے ان کی اپیل کا کوئی جواب نہ دیا تو حاجی عمر مغرب کی سمت ہنوز چہرہ ہوئے اور خستو اور حرام کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر حکومتی سینکال میں قائم ہو گئی تھیں فوج

WILLIS, J.R.: ۰P CIT. P. 410 ص ۵۵

۰۵۷ FAGE, T.D.: ۰P CIT. P. 142 ص ۵۵

۵۶ - FAGE, T.D.: ۰P CIT. P. 147

۵۷ - محمد الحافظ البغدادی الحاج عمر القوفی سلطان الدولۃ التجانیۃ

لیغرب افریقیہ، ص ۱۵

۵۸ - المصدر السابق

کشی کر دی۔ اور کامنہ میں بنا پر کی حکومت سے بھال گئے وائے لوگیں ہیں آن کر پناہ لیتے تھے لیکن، ۱۰۵، اور ۱۹۵۹ء کے دوران ان علاقوں میں فوجیں بیرون کا رہنا افراد اور اُن اُن رہائی عوامی حکومت کی طرف سے پیش کیے گئے وہ سیفیوں کی بُت پرست ریاست کو ختم کرنے کی غوف سے دوپہرہ مشرق کی سمت ترکوں نے دشہ، اکثر معمکوں میں حاجی عمر کی وجہ سے سیفیوں کی فوجوں پر فاسد رہیں لیکن ماں کی اسلامی حکومت کے سربراہ امیر احمد بن احمد کی افواج کے سیفیوں کی بُت پرست حکومت کے سربراہ علی بن هنزہ کی فوجوں کے ساتھ تعاون کرنے کی وجہ سے بعض جھڑپوں میں ان کو شدید یقابد پڑھتے ہیں کہ اسی سیفیوں کے باوشانے حاجی عمر کے زیر مکانِ طائفہ والے مجاهدین کے سامنے خود کو کمرہ درخوسی کرتے ہوئے امیر احمد بن احمد سے مرد چاہی۔ اس مقصد کے لئے اس نے ماں کے اخیر کے سلف اُس کی امیدوں سے بُرہ کر سلوک کیا اور نہایت قیمتی تھافت سے فواز۔ امیر احمد نے مسلمانوں کے ایک بڑے شکر سے اُس کی مردگی۔ یہ شریعتی حکم کی افواج کے خلاف لڑتے گیلے سیفیوں کے باشناہ کی بُت پرست افواج کے دو شہنشہوں کی طرف ادا۔

یہاں ولیسا ہی معرفت رونما ہو گیا تھا جو دعا اسلامی طاقتیوں کے مابین جنگِ چھڑ جانے کی وجہ سے شیخ ختمان بن فردی اور بربر کی شیخ حمایین الکاملی کے درمیان پیدا ہو گیا تھا جس کی وضاحت اس مراحلت سے ہوتی ہے جو امیر احمد اور حاجی عمر کے درمیان ہوئی تھی۔ اس میں دونوں کے درمیان پیدا ہونے والے موقعنی پر طرفین کے والائی سامنے آجائے ہیں۔

امیر احمد بن احمد نے حاجی عمر کو پانچ خط لکھے، پہلا خط ان کو اس وقت ملا جب وہ کارہتی میں بنا پر کی حکومت سے بربر سپاہی تھے۔ دوسرا خط ان کو اُن سے سالبری میں قیام کے دروان طا۔ تیسرا خط اُس وقت ملا جب وہ سیفیوں میں سند میں مقیم تھے (۱۴۷)۔

امیر احمد بن احمد کے خطوط حاجی عمر کے نام کارتہ اور سیفیوں بنا پر کی حکومت سے جنگ کرنے پر ملکی کیز

۲۹۹ - حسن احمد محمد : نفس المصدر ، ص ۲۹۹

مأني - PAGE P. 147 . T. D. : OF CIT

۱۴۷ - محمد الحافظ الجافی ، نفس المصدر ، ص ۳

۱۴۸ - المصدر السابق + ۱۴۷ - المصدر السابق

۱۴۹ - JAMIL ABUN-NASR. OP.CIT.P.330

مضامین پر مشتمل ہیں۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے امیر احمد بن احمد سے اسلام پر بیعت کی تھی۔ اپنے خط میں وہ لکھتے ہیں۔ اما بعد اسی یہاں بہت سے آئینوالوں کی زبانی خبری ملی ہیں جس سے ہمیں تفیین ہو گیا ہے کہ تمہارے شند پر چڑھا دیا ہے۔ اور بیجان لیٹنے کے بعد اس شہر میں داخل ہو گئے ہو کہ ان لوگوں نے ہم سے بیعت کر لی ہے اور وہ ہماری رعایا میں شامل ہیں۔ اب ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ تمہارے تواریخ میں بیعت کر لی ہے۔ یہ خط ہم نے تم کو اس امر کی اطلاع کے لئے لکھا ہے لیکن ہم اسے توڑ دالے ہیں اور ہم سے بیعت کر لی ہے۔

”ہماری بیعت میں شامل ہیں“

امیر احمد بن احمد کے خط کے جواب میں حاجی عمر نے اس بیعت کے بطلان کو بالتاکید ثابت کیا ہے اور لکھا ہے کہ بنابر کفار ہیں جن سے جنگ کرنا چاہئے، انہوں نے اپنے خط میں لکھا۔ ”اہل سنند کی اپسے بیعت دو“ انہیں اپ کی رعایا یا ہونے کے لیے میں عرض ہے کہ اول تو ہم نے اس بیعت کے بالے سے میں کبھی پکھوٹا نہیں۔ دوسرا کے ماذدوں کی موجودگی میں ہم نے ان وجاہر سے سوال کیا کہ وہ آپ کی بیعت میں ہیں یا نہیں؟۔ انہوں نے آپ کی بیعت میں ہونے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ درحقیقت ہم نے ان کو بعض خاطردارات کرتے ہوئے اور ان کی طرف سے حملہ ہونے کے خوف سے مال و ذرہ دیا ہے۔ ”(۲۷)

امیر احمد حاجی عمر نے نام لپیتے ایک خط میں لکھتے ہیں۔ ”جسی کہ بنابر کے سربراہ میں بن مُزد علی بن مُزد کے بھائی نے اپنے اپنیوں اور اپنے رازداروں کو ما تھکہ ملائی جیسا کہ وہ ہمارے باخوبی مسلمان ہو گئے ہیں اور فخر انہیں شکر کے طور پر خدا کے حضور را اب ہو گئے ہیں“ (۲۸)

”ایک دوسرے خط میں وہ لکھتے ہیں۔ ”جب ہمارا یہ خط تم کو ملے تو تم لپیتے ہے و صورت میں کوئی ایک اختیار کرو، یا تو ہماری بیعت میں داخل ہو جاؤ جیسا کہ تم پر واجب ہے یا پھر اس ملک سے کوچ کر کے دشمناں خدا کا رخ کرو اس لئے کہ فتنہ انگریزی سے توبہ کے لئے ہی زیادہ بہتر ہے“ (۲۹)

لیکن حاجی عمر کی رائے میں امیر احمد بن احمد کی جانب سے مسلمانوں کے خلاف بُت پرستوں کے مسلسل تعاوں پر اصرار کی وجہ سے مسلمانوں کے لئے اُس سے جنگ کرنا دا حب ہو چاہا ہے اس لئے اُنہوں نے اُسے ایک خط لکھا جس میں اُس کو ان خطرات سے آنکا ہے کیا گیا تھا اس خط میں اُنہوں نے لکھا ... "ہم کسی ایسے شخص کے قتل یا جنگ سے میں چُک سکتے جو ان رُکفار کے ساتھیں کر رہے ہیں، ان کی مردگائی، ان کی نعموت پہنچائی یا ان کی نفریت کے باوجود ان کی حمایت کرے، اس لئے کہ ایسا شخص شہادت فرقہ اُن کی روستے اُنہی رُکفار میں شامل ہے یا ایسا لذم آمنواقاتوا الذین سلوكهم من الکفار ولیجده و فکم مخاطة واعلموا ان اللہ مع المتقین (۲۷)

لے ایمان والو! ان کافروں سے جو تم سے مل کر ہٹتے ہوں جنکر و اور وہ مُم میں سمجھی پائیں، جان لو کہ اللہ تعالیٰ شعاروں کے ساتھ ہے۔

امیر احمد کے خلاف جنگ نزدیع کرنے سے قبل حاجی عمر نے مناس سمجھا کہ اُن کے خلاف جنگ کر جائز اور جہاد کو واجب ثابت کرنے کے لئے وہ تمام محبت کردیں جانچیہ حس وہ سیعیر کے بادشاہ کے علاقے پر قابض ہو گئے اور وہ امیر حرب احمد کے پیش بھاگ لیا تو انہوں نے اس کے دام بتوں اور موڑتوں کو مجموعہ کر کے وہاں سنتے کمال لینے کا حکم دیا۔ تاکہ امیر احمد کے خلاف برہاں فائم ہو سکے، اس لئے کہ اُس نے دعویٰ کیا خدا کا ان لوگوں نے مابہرنے کے بعد دام بتوں کو توڑا لالا ہے اور یہ کہ خدا در آخرت پر الہام رکھنے والا جو مسلمان ہی اس شہر میں آئے وہ اپنی آنکھوں سے امیر کی دروغ بیانی اور اس کے حلفاء کے کفر کا متسابد کر سکتے ہیں امیر احمد بُت برسوں کی اشت پاہی کی نرمی سے سامنے آیا تو حاجی عمر نے اسے ہمیوں کو اُن سے جنگ کرنے کا حکم دیے ویا، لمحسان کارن ڈرا اور خرا کار امیر احمد بن احمد مارا گیا اور حاجی عمر نے حمد اللہ در حکومت بیس داخل ہو کر ۱۸۶۳ء میں اہل بادشاہ سے بعیت لے لی، اس طرح ان کی حکومت ویسی سو کروڑ روپیہ میں ہوا کہ پھیل گئی۔ (۲۸)

امیر احمد بن احمد کے کفار کے ساتھ تعاون کو حاجی عمر نے منافق تقریر دیا۔ اور اس طرح نصی فرقہ اُن کی۔

سے مخالفین کے ساتھ جہاد و جب سوچا۔ یا اسها اللہ حاقد الکفار دالمخالفین واعذ لط علیہم
و ما و هُمْ جهَّمَ دِبَشُ الْمُهَاجِرِ رَبِّهِ

انہی کافروں اور مخالفوں سے جہاد کرو اور ان پر ہتھی کرو۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جو بہت ہی بُرا
اجرام ہے۔

۱۸۶۳ء میں جب سارا ملک ان کا مطبع مولیٰ گیارہ ہوں نے شہر بنگلت پر عجی قبضہ کر لیا اور کارہتہ
ا سیعیوں سنابر کے علاقے میں اشاعت اسلام کی طرف اپنی توجیہ مبنیوں کی۔

لیکن ان ممالک کو حاجی عمر کے زبردگی مہوئے زیاد، مدت نہ گزری تھی کہ بغاوتوں کی آگ بھڑک آئی۔
ورباخنوں نے قادر بی طریقہ کے سربراہ شیخ بخاری سے مد نالی، شیخ بخاری کام کرنے سے نسبت طلبیں کھدا کا علاقہ تھا۔ انہوں
نے شیخ سے رحواست کی کہ وہ لوگوں کو حاجی عمر کے خلاف متعدد کرنے میں ل کی مدد کریں اور حاجی عمر کے خلاف اپنے ہاتھ سے
کھڑ کے فریسے لکھ کر مختلف علاقوں میں پھیلیں اور ان تمام فوسلوں کو جو حاجی عمر کے باختہ پر مسلمان ہوئے تھے حکم دیں
کہ وہ ان کے خلاف بغاوت کر دیں اور اپنے اسلام اپنی گفرنی سب کو حاجی عمر سے جنگ کرنے کے لئے ان سے
منتفہ کریں۔ باخنوں نے شیخ سے وعدہ کیا کہ کہ انہوں نے یہ سب کچھ کیا اور اس کے نتیجہ میں وہ کامیاب ہو گئے
تو وہ شیخ بخاری کو اپنا سربراہ بنالیں کئے۔ بخاری نے ان کی دعویٰ پر لیکی کہا اور ان سرنوایک اور جنگ بھڑک
مُحْمَّد ۱۸۶۴ء میں ان باخنوں کو زیر کرنے کے دوران ہی حاجی عمر انتقال کر گئے۔

ان کے صاحبزادے احمد و بن عمر سلطان محمد بلوکے نواسے) ۱۸۶۴ء میں ملک کو دوبارہ متعدد کرنے میں
کامیاب ہو گئے، رمغو کو پی حکومت کا بائیث نت قرار دیا لیکن فرانسیسیوں کی پیشیدگی نے ان کی حکومت ختم
کر دی۔ انہوں نے ان کو راحمد و بن عمر کی بیچھے ڈکیل دیا جسی کہ وہ بلاد ہوسا میں پناہ لیئے پر محروم ہو گئے اور مہماں
۱۸۹۸ء میں سعال کر گئے۔

حاجی عمر کی فاطمہ کی ہوئی تکر رکی حکومت مغربی افریقیہ میں ظاہر ہونے والی سب سے آخر اسلامی حکومت تھی، یعنی
احمد و کی شکنند کے بعد فرانسیسیوں کے قبضے کے لئے راستہ صاف ہو گیا اور ۱۸۹۸ء سے وہاں فرانسیسی ایوان نفوذ کرنے کے لئے

ایمانیہ سوال کے مغربی افریقی میں فلاٹنیوں کی اصلاحی تحریکات نے سودان سے باہر دوسری اصلاحی تحریکات اور دینی انقلابات سے کہاں تک اثر لیا۔ اس پارسے میں دورائیں ہیں۔

ایکیہ کے شیخ عثمان بن فودی اپنے سفر حجاز کے دوران وہابی تحریک کے میلگین سے میل جوں کے ذریعہ وہابی تحریک کیا اور اس کے اصلاحی اصولوں سے تاثر ہوتے تھے۔ (۱)

یہیں اس بات کی کوئی واضح دلیل موجود نہیں جس سے دونوں تحریکوں کے درمیان تعلق یا ایک دوسرے سے کچھ اخذ و قبول کا علم ہو سکے۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ عثمان بن فودی نے مفاد کے خالد اور مسلمانوں کے احوال کی درستگی کی نیت سے ایک اسلامی حکومت کے خلاف انقلاب برپا کرنے کا تصویر وہابیت سے اخذ کیا۔ (۲)

وہم یہ کہ بعض افریقی مصنفوں نے انسوی صدی کے او اخرين سودانی وادی نیل میں چلانی جانے والی جہڑی انقلابی تحریک کا تعلق اسی صدی میں مغربی افریقی کی فلاٹی اصلاحی تحریکات سے ظاہر کیا ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ ان اصلاحی تحریکات نے سودان اور وادی نیل کے جہد وی انقلاب پر نہ صرف گھر افگری اثر دلا بلکہ اس کے قیام میں بھی مدد وی پہنچ کر شیخ عثمان بن فودی، ان کے بھائی عبد الشہبین فودی اور ان کے صاحبزادے محمد بلو کی تصانیف جن کی تعداد دو سو اسی (۲۰۰) سے زائد ہے ان میں سے چند ایک جہد ویت اور جہدی منتظرے پارسے میں مباحثت پڑھی تکمیل ہیں جیسا کہ قریب اسلامی مصادر میں ان مباحثت کا ذکر موجود ہے۔ (۳)

شک - ارڈولڈ: الدعوة الى الاسلام، ترجمہ، حسن ابراهیم عبد المجید - عابدین -

التحرادع، ص۔ ۳۷

WALLIS, J.R. : THE JIHAD - O.P. CIT. T.A.H. VIII - ۴۵

No. 3, P. 400

SABURI BIOBAKU AND MUHAMMAD AL-HAJJ - THE
SUDANESE MAHDIYAH AND THE NIGER, CHAD REGION - ۴۶

ISLAM IN TROPICAL AFRICA P. 426-432

IBID. O.P CIT. P. 427 ۴۷

اگرچہ شیخ عثمان بن فودی نے اپنی کتاب "تذکیر الاخوان" میں اپنے جہدی ہونے کی تروید کر دی تھی لیکن پھر بھی ان کے عین انصار کی زبان پر یہ بات عام ہو گئی تھی۔ اس لئے ان کی اس تروید سے نہ لوگوں میں اس موضوع پر لکھنوت ختم ہوئی اور نہ اس آفواہ پر سے ان کا لیقین را لی ہوا۔ ان زبان ز و عام باتوں میں سے ایک آخری آفواہ یعنی تھی کہ جہدی منتظر کا طور مشرق میں ہو گا۔ اس لئے کہ مغربی علاقوں میں بہت سے اضطرابات جنمے رہے ہیں۔ اپنی اضطرابات کی وجہ سے شیخ عثمان بن فودی کے پوتے امیر المؤمنین ابو بکر غوثی (۱۸۲۲ء - ۱۸۷۲ء) کے عہد میں فلاں ہباجری نے جہدی منتظر کا ساتھ دینے کی نیت سے گروہ درگروہ مشرقی علاقوں سودان، وادی نیل اور جاز وغیرہ کا ریخ کرنا شروع کیا۔

ان فلاں ہباجروں میں سے بہت سے کسلا، قفارت اور سارے کے قرب و جوار میں قیام پڑیں ہو گئے۔ ان ہباجری میں نجیر چاؤ کے ایک صاحب عبد الرحمن بن محمد آدم بھی تھے۔ انہوں نے تعالیٰ شرقبی میں رہائش اختیار کی اور بعد میں عبد اللہ التعالیٰ کے نام سے مشہور ہوئے یعنی وہ صاحب ہیں جنہوں نے محمد حبود وان سے طلاقات کر کے انہیں ان کے جہدی ہونے کا لیقین دلایا۔ اس کے بعد ہی محمد احمد نے سودان میں جہاد اور جہد ویت کا اعلان کیا۔

جب ہم خلیفہ عبد اللہ التعالیٰ کی پہلی کارگزاریوں، جہدی سے ان کی طلاقات ہو رہے تھے اور جہدی حکومت کو مخصوص طور پر میں ان (خلیفہ عبد اللہ التعالیٰ) کے اوپر مغربی قبائل اور یاشدوں کے کارپختہ کرنے ہیں تو ہمارے لئے یہ رائے قائم کرنا ممکن ہو جاتا ہے کہ وادی نیل میں سودان کی جہد ویت نجیر چاؤ میں رہنے والے فلاںیوں کے اذیان میں جہدی اور جہد ویت سے متعلق گردش کرنے والے افراد کی کی ایک تبیر پڑتی۔ (۲۶)

یکن سودانی وادی نیل اور نجیر یا میں اس دور سے متعلق پائے جانے والے جملہ دستاویزات کی طرف رجوع کرنے اور ان کا ایسا گھر تجویز راتی مطالعہ کرنے سے قبل جس سے وہ پوشیدہ تعلقات اگر وہ موجود ہوں — اجائز ہو جائیں، اس رائے کو تسلیم کرنا ممکن نہیں۔

افریقی علوم کی عموماً اور دعوتِ اسلامی کی اشاعت کی تاریخ کی خصوصیات خوش قسمتی ہے کہ مغربی افریقیہ کی مجاہدات تحریکات نے اپنے زعمداد، قائدین اور اُن کے تلامذہ کے قلم سے تباہی اور رسائلی شکل میں ہمارے

لئے خاصاً تصنیفی ذخیرہ جھوٹ رہے ہے۔ یہ قائم تصنیف عربی زبان میں جوانیوں صدی ہی مغربی افریقیہ کی ڈیلویٹیک زبان ہتھی ان تصنیفیں یک نہایت تھوڑی سی شائع شدہ تعداد کے عدوہ الکزوہ مشیر حصہ نایجیریا اور سینگال کی بُتویو ریپوورٹیوں اور پریس کے قومی کتب خانے میں منتشر ہوتے ہیں وہاں رکھتے ہیں وہاں وسات اور پڑاہو رہے ہے۔ بحالیعین ایسے لوگ جو افریقیہ میں اسلامی علم سے بچپی رکھتے ہیں وہاں وسات اور تصنیف کو مندرجہ ذیل رسائل میں شائع کر رہے ہیں:-

- ۱- جعل آف دی ہسٹریکل سوسائٹی آف نایجیریا دی عبادان، نایجیریا،
 - ۲- جعل آف افریکن سہری (لندن)،
 - ۳- ملین آف دی اسکول آف اورنسیٹ اینڈ افریکن اسٹیڈیز (لندن)،
- ویل میں ہم ان میں سے بعض تصنیف کا ذکر کرتے ہیں (۱۷)

شیخ عثمان بن فودی

عدد الداعین الى دین اللہ -

كتبه البصيرة

القول المختصر في المهدى المنتظر - ان کی کل تصنیف کی تعداد ۹۰ سے زائد ہے -

عبداللہ بن فودی

جو السعادة

سیل السنۃ

فضل لغفل والعلم

محمد بن

احکام الملحقین

الاسانیه في حکم الخارجین من الطاعة

التربیح فی صلوٰة النسبیج

تعلیق وجیز على المنشود امروسم سبلک جمان الدرر

SMITHS, F.C. NINETEENTH-CENTURY ARABIC ARCHES - ۱۷

- جلاء العمام في امراض الاحوال والاقوال والهموم
- رسائلة في الامراض الشافية
- الشبيهة في التشبيه بالكفرة والظلمة والجهلة
- شمسية الاخوان
- فتح الباب في ذكر بعض خصائص الشیخ عبد القادر
- كتاب في شأن الارياح
- كتاب في المفردات
- الكواكب الدرية في بعض مصطلحات الصوفية
- المسائل المهمة
- مجموع التجاين في امراض العين
- النسرين فيمن بلغ من السن اربعين
- النصائح والتنبيهات على مقاصد مهمات
- نفع كافيين وبالمقصود وآفنيين
- نظم لعيون جرج في علم المتنطق
- ان کی کل تصنیف کی تعداد ایک سو سے زائد ہے

حاجی عمر

- قصيدة في مدح الشیخ محمد امین الکاظمی
- ابراهیم [دواجو] بن محمد رم ١٤٢٥ امیر کافو
- کفت الاخوان عن التعرض بالانكار على اهل الامر
- احمد الرفاعی (رم ١٤٣٣ عسکوتون کے ساتیں خلیفہ)
- تنبيههم الامتناع على ما عليهم من طاعة للظلمة والبيعة للخليفة
- على الكتاب والسنۃ
- حامد بن عبد الکریم (؟) فوتا جالون

قصائد كاتبها

حضربي جبريل الفلالى (سكوت)

— منتخب الكلام في أمر أمهدى الإمام

دوابن محمد نجلير وما رم ١٩٣٠ (بروف)

— مرشية مائة محمد نجلير وما

سعید بن ابی رسعديه ، م ١٩١٤ ، مار (طانية)

— تاريخ ، الشیخ الحاج عمر بذكر بعض مناقبه وذكر مماته

عبدالله عالي رحاجي عمر ك ایک ساٹھی ، ١٩٦٥

— من تاريخ غزوات الحضرۃ العمریۃ ثم غزوات الحضرۃ الاحمدیۃ

المجانية

عبدالدين حامد روتا جالون ؟

— قصيدة في قتال اهل سریلما

— قصيدة في قتال بادو

عبد الرحمن بن محمد (رشاشنا ، م ١٨١٨ ، نوب)

— شعر بالنوب والعرب في الفقه و مدح النبي

عبد القادر المخداو رم ١٩٥٩ ، سكوت

— انيس المغنى في التعلق بشائخنا القواد

— بسط الغواص و تقریب المفاسد

عبد القادر مسدود (رم ١٩١٣ ، سكوت)

— تأثیر الاخوان

— تبشير الاخوان بأخبار الحلفاء في السودان

علي بن محمد [بن ابی مکبر] نديم (رم ١٩١٠ ، فوتا جالون)

— تاريخ فوتا جالون ، تاريخ الاب